|  |  |  |
| --- | --- | --- |
|  | Abdul Mannan assistant professor G t Urdu  depart  C.M.J.college  khutauna Madhubani  mobile  no.9801015716  email abdulmannan  12200@gmail .com  date 20/5/2020   part3 topic  khaja Meer dard ki sofiyana shairi par ek nazar خواجہ میر درد (1720 1785)اردو کے عظيم صوفی شاعر تھے ان کا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے خواجہ بہاءالدین اور ماں کی طرف سے سید عبدالقادر جیلانی سے ملتاھے ان کہ والد عندلیتخلص کرتےتھے انکے والز بخارا سے اورنگزیب کے دور میں آءے خواجہ میر درد فارسی وعربی کے علاوہ قران ،حدیث ،فقہ،تفسیر اور علم تصوف پر قدرت رکھتے تھے وہ قناعت پرست توکل الاللاہ پر بھروسہ کرتے تھے  انکی مشہور تصنیفوں میں  درد دل اسرار الصلوات،واردات ،سوز دل ،واقعات درد ھیں انھیں موسیقی سے بڑا لگاءو تھا انسانی فطرت کا سب سے قوی جزبہ عشق ہے اور عشق اردو غزل کی روح ہے ۔اس عشق کی دو نوعیتیں ھیں ایک مجازی دوسری حقیقی مجازی عشق وہ ہے جسمیں ایک انسان دوسرے گوشت پوست کے انسان سے محببت کرتا ہے اس عشق میں احساس جسم موجود رہتا ہے اور جسمانی وصل کی  چھپی ہوءی آرزو عاشق کے وجود کو سرشار رکھتی ہے ی عشق عارضی ہے ۔دوسرا عشق حقیقی ہے جسمیں عشق بےلوث ہوتا ہے اسمیں وصل کی تڑپ ۔اضطرار کی کیفیت اور سرشاری تو وہی ہوتی ہے لیکن وصل جسمانی کی آرزو نھیں ہوتی یہ عشق خدا سے کیا جاتاہے ۔اس عشق میں عاشق کا قلب ماسوا سے خالی ہوجاتا ہے یہی وہ عشق ہے جو صوفیہ کا راستہ اور منزل مقصود ہے اور جسے عشق حقیقی کا نام دیا جاتاہے اسمیں تو عاشق ہر وقت وصال یار میں جان کھپاتا ہے ۔درد کہتے ھیں  عشق ہر چند سدا جان میری کھاتا ہے پر یہ لزت تو وہ ہے جی ہی جسے پاتا ہے صوفیہ عقل کو بےکار نہیں سمجھتے لیکن انکا عقیدہ یہ ہے کہ حقیقت مطلق کا ادراک عقل کے ذریعہ نہیں ہوسکتا یہ کام صرف عشق ہی انجام دے سکتا ہے درد کے یہںاں عشق کا یہی تصور ہے درد کہتے ھیں  تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا  درد کے نزديک عشق مجازی مرشد کی محببت کا نام ہے یہ عشق مجازی مطلوب حقیقی تک پہچا دیتا ھے عشق مجازی جو عشق حقیقی تک پہچا دیتی ھے وہ مرید کے لۓ عشق پیر ھے علم الکتاب میں درد نے کئ جگھ اسی مسلےپر روشنی ڈالتے ھے  تم آکر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے نگاہوں میں جادو سا کچھ کردیا تھا درد کثرت سے صوفیانہ تصورات اور اصطالاحات مشلا حقیقت و مجاز عشق و عقل قلب و نظر ذکر جلء خفی جبر و اختیار فنافیااللا جزو و کل و فقر وغیرہ کو اپنی شاعری میں استعمال کیا ھے لیکن یہ سب تصورات جزبے کے ساھتھ مل کر درد کے تجربے کا حصہ بن کر آۓ ھیں اسی لۓ اثر انگیز وہ فرماتے ھیں  نہ ہم غافل رہتے ھیں نہ کچھ آگاه ہوتے ھیں مجبور ھے تو ہم ھیں مختار ھیں تو ہم ھیں  ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پاسکے میرا ہی دل ھے وہ جہاں تو سماسکے شاعری درد کے لۓ ایک قسم کی عبادت ھے وہ شاعری اس طرح کرتے ھے جیسے مزہبی عبادت کو النماک وخلوص دل سے ادا کرتے ھے یہی و خلوص ھے جو ان کے کلام کو احساس و فکر اور اظہار کی سطح پر آءینے کی طرح صاف و شفاق بنا دیتا ھے درد کے لۓ تصوف براے شعر گفتن نہیں بلکہ اس جزبہ عشق کا اظہار ھے جس سے وہ سرشار ھے اور ان تجربات کا اظہار ھے جن سے وہ خود گزرے ھیں درد کے تصور عشق کے مطابق عشق ہی سے نظام کاءنات قاءم ھے عشق ہی انسان کو علویت بخشتا ھے عشق ہی انسان علتوں کا طییب ھے عقل عاجز ھے اور عشق رسا جب عشق کی حکمرانی قاءم ہوتی ھے تو انسانی اقدار پڑوان چڑھنے لگتی ھے امام غزالی اور مولانا روم نے عقل پر عشق کا حکمران قاءم کی اور اسے نظام تصوف کا بنیادی مسلہ بنادیا درد فرماتے ھیں  یارب ہی کیا طلسمھے ادراک و فہم یاں دوڑے ہزار آپ سے باہر نہ جاسکے جس مسند عزت پہکہ تو جلوہ نما ھے کیا تاب گزر ہوے تعقل کے قدم حاصل کلام یہ ھے کہ درد دنیاے تصوف میں ایک عظيم شاعر ھیں وہ اپنی بہترين کلام سے آج بھی زندہ ھے موسیقی ان کے رگ ورشے میں پیوست ھیں ان کی غزلوں میں عشق و فلسفہ تصوف کا حسین امتزاج ملتا ھے  شعر میں سوزوگداز ھے شعر میں تاثیر ھے رنگارنگی ھے عشق حقیقی کی ایک حسین دنیا آباد ھے تخیل میں بلند پروازی ھے خیال میں فکر و فلسفہ ھے مو سیقیت ان کی غزل کی خوصویت ھے فنی و ادبی لحاظ سے ان غزل کامیاب و کامران ھے |  |